© rasailojaraid.com

زرمبادلہ اور سیم و زر کا مسئلہ اس راہ میں سنگ گراں بنا ہوا ہے، مگر کیا اب تک ملک و ملت کو درپیش دوسرے مسائل کی طرح ہم نے اس مسئلہ کو بھی سنجیدہ طریقے سے اور منظم منصوبے کے ذریعہ کبھی حل کرنے کی کوشش کی ۲۰۰ کروڑ روپیہ سے پنج سالہ پلاننگ بنانے والی حکومتوں نے کبھی اس مسئلہ کے لئے بھی کوئی منصوبہ بندی، کمیشن بنایا، ہم اس مد سے زرمبادلہ کی فراہمی اور اضافہ کے لئے کسی پلاننگ پر غور کرتے، یہاں کروڑوں روپیہ ثقافتی طائفوں اور اس قسم کی عیاشیوں پر خرچ ہو رہا ہے، کروڑوں روپیہ عورتوں کے سامان آرائش و زیبائش، فلموں اور ٹیلی ویژن سیٹوں کی درآمد پر لگ رہا ہے، اعلیٰ اور مہذب ہوٹلوں کے نام پر ملک میں انٹرکانٹی نینٹل قسم کے ہوٹلوں کے تمام فحاشی کے مرکز اور بیسیوں قحبہ خانے قائم ہیں۔ کیا ہم نے کبھی غور کیا کہ ان پر کتنا زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے، پرمٹوں سے درآمد ہونے والی شراب کے خفیہ مصارف میں کتنا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور کیا ایک ایمانی فریضہ کی تکمیل کا مسئلہ پیٹ کے مسائل سے بڑھ کر اگر نہیں تو اس کے برابر بھی قابل اعتنا نہیں۔

دراصل اس تمام خرابی اور دیگر تمام دینی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم دین، اخلاق اور اسلام کو اس کا صحیح مقام دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔ ہمارا بنیادی فلسفہ حیات یہی ہے کہ ضرورت اور مفاد کی خاطر جتنا بھی چاہے چیخ چیخ کر اسلام کا نام لو، اقتدار حاصل کرنا ہو تو اسلام کی دوہائی دو، اسلام کے نام پر لاکھوں کی لٹیا ڈبو دو۔ اسلامی حکومت کے نام ان کی عصمتیں تار تار کر دو، جس کفر اور الحاد کو چلانا چاہو اس پر اصلی اسلامی ٹریڈ مارک کا ٹھپہ لگا دو۔ مگر جب مقصد حاصل ہو جائے، تو سب سے بڑھ کر خود ہی اسلام کا ایک ایک ستون ڈھانے لگ جاؤ۔ ۲۲ سال بلکہ اور بھی پیچھے ہٹ کر اپنے ماضی پر نگاہ دوڑائیے تو قول و عمل کے تضاد کی ایک ایسی بھیانک تاریخ تمہارے سامنے آ جائیگی جس کا ہر باب اور ہر صفحہ غداری، بےحیائی اور خود غرضی سے بھرا ہے، اسلام کا احساس نہیں اس وقت ہوا جب قدرت کی تلوار نیام سے باہر آئی اور اقتدار یا جنگ، زندگی کے اصل اکھاڑہ کے وجود کو خطرہ محسوس ہوا یا کسی طبقہ کے مادی اور ذاتی مقاصد ڈگمگانے لگے۔ یہاں سب لیڈر اسلام کی مالا جپتے ہیں، مگر ان کا ذاتی اور اجتماعی کردار اسلام کے لئے ایک گالی ہے، یہاں غریب اور کسان کے نام پر سوشلزم، مساوات اور اشتراکیت کے نام پر اسلام کو وہی طبقہ پڑھا رہا ہے جو غریبوں کا خون پی پی کر پھولے نہیں سماتا، یا جو غریب اور پسے ہوئے طبقہ کی غریبی سے فائدہ اٹھا کر اسکی عصمتوں سے کھیلتا رہا ہے۔ یہاں عدل عمرؓ، فراست صدیقؓ اور فقر ابوذرؓ کا نام وہ لوگ لے رہے ہیں جن کی ذہنی آبیاری لینن اور کارل مارکس

© rasailojaraid.com